لنگڑا گروپ
اشتیاق احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لنگڑا گروپ

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز

اشتیاق احمد

ANDAZ
PUBLICATIONS
andazpublications@gmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک سال جس میں آپ نے وفات پائی، ٹڈی گم ہوگئی۔ آپ کو اس بات کا سخت غم ہوا ہے۔ آپ نے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا جو ٹڈی کے متعلق پوچھتے تھے، کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں۔ وہ سوار جو یمن کی طرف بھیجا گیا تھا ایک مٹھی بھر کر لایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پھیلا دیں۔ جب انھوں نے دیکھا، اللہ اکبر کہا اور فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں۔ اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی۔ جب ٹڈی ہلاک ہوجائے گی۔ مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی۔ جس طرح موتیوں کی لڑی ٹوٹ جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، روایت کیا اس کو بیھقی نے شعب الایمان میں)

ناول پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ:

- یہ وقت نماز کا تو نہیں۔
- آپ کو اسکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا۔
- کل آپ کا کوئی ٹیسٹ یا امتحان تو نہیں۔
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا۔
- آپ کے ذمے گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا۔

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو ناول الماری میں رکھ دیں۔ پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہولیں، پھر ناول پڑھیں۔ شکریہ

مخلص

اشتیاق احمد

maktabaqurdushah.com

۵

دودھ کی دھمکی

نواب جاری خان نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انھیں دیکھا۔

''یہ... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں...''

یہ کہتے ہی وہ ان کی طرف لپکے... ایسے میں خان رحمان چلّائے:

''خبردار! نواب جاری... ہم اس وقت دوستانہ فضا میں ملنے نہیں آئے۔''

''کیا مطلب؟'' وہ بری طرح چونکے۔

''ہم ایک کیس کے سلسلے میں آئے ہیں...'' انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

''کسی کیس سے میرا کیا تعلق... میں تو پوری دنیا سے کٹا ہوا انسان ہوں... نہ کسی کے بھلے میں نہ بُرے میں، نہ سیاسی معاملات میں دخل دیتا ہوں، نہ کسی کے ذاتی معاملات میں... میں تو بس اپنی اس حویلی کا ہو کر رہ گیا ہوں... نہ حویلی سے کہیں آتا... نہ کہیں جاتا... ملنے والے یہیں آکر مجھ سے مل لیتے ہیں ورنہ میں تو کسی کی دعوت میں بھی نہیں جاتا... ان حالات میں خان رحمان... تمھارا یہ کہنا کہ تم لوگ کسی کیس کے سلسلے میں آئے ہو... میرے لیے انتہائی حیرت انگیز ہے بلکہ افسوس ناک ہے اور خطرناک بھی لیکن بات میری سمجھ میں نہیں آئی... اس لیے مہربانی فرما کر پہلے تم وضاحت کر دو... پھر ہم اندر چلیں گے...'' یہاں تک کہہ کر نواب جاری خاموش ہو گئے اور ان کی طرف ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے۔

''دو جواب جمشید...'' خان رحمان نے برا سا منہ بنایا... پروفیسر داؤد مسکرا دیے۔

بائیں طرف ایک بڑا کمرہ نظر آیا... نظر اس طرح آیا کہ وہ حویلی سے بالکل الگ تھلگ بنایا گیا تھا... گویا یہ استقبالیہ کمرہ تھا... دروازے کے باہر ایک باڈی گارڈ قسم کا آدمی کھڑا تھا... اس کی مونچھیں بہت خونخوار تھیں۔

"ارمان خان... دروازہ کھولو..."

"کک... کیا...؟" ارمان خان نے حیران ہو کر کہا۔

ان کی حیرت اور بڑھ گئی... انھوں نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا... نواب صاحب نے اپنے ملازم سے کوئی انوکھی بات نہیں کہی تھی... صرف یہ کہا تھا، کمرے کا دروازہ کھول دو... اتنی سی بات پر وہ کہہ رہا تھا... کک... کیا... وہ حیران نہ ہوتے تو کیا کرتے۔

"میں نے کہا ہے... دروازہ کھولو..."

"لل... لیکن سر! آپ..." اس نے کچھ کہنا چاہا۔

"بے وقوف! جو کہا ہے وہ کرو..."

"جج جی... اچھا لیکن پھر آپ مجھے کچھ نہ کہیے گا۔"

"نہیں کہوں گا... بس تم دروازہ کھول دو..."

"او کے سر... میں آپ کو ایک بار پھر یاد کرا دیتا ہوں کہ آپ کی ہدایات..."

"خاموش... کھڑے گھاٹ نوکری سے نکال دوں گا... اگر اب ایک لفظ بھی کہا۔"

"یہی میں چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب... کیا چاہتے ہو تم؟"

"یہ کہ آپ مجھے کھڑے گھاٹ نوکری سے نکال دیں۔"

"کیا تم واقعی جانا چاہتے ہو؟" نواب صاحب ایک دم غمگین نظر آنے لگے... انھیں اپنے دماغ گھومتے محسوس ہوئے۔

"ہاں نواب صاحب! میں اس نوکری سے جان چھڑانے کے لیے جان کی بازی بھی

دودھ پلا پلا کر... تو وہ مجھے اسی دودھ کی دھمکی دیا کرتے تھے۔''

''دو... دو... دودھ کی دھمکی...'' فاروق نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

''ہاں! کہہ دو... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔'' محمود نے طنزیہ انداز میں کہا۔

''نہیں میں کچھ اور سوچ رہا تھا۔''

''کیا!!!'' فرزانہ اور محمود ایک ساتھ بولے۔

''یہ کہ یہ کسی ناول کا نام ہرگز نہیں ہو سکتا۔''

''حد ہو گئی... ہے کوئی تک اس بات کی۔''

''نہیں... تک نہیں ہے لہٰذا ذرا تم چپ رہو... دیکھ نہیں رہے... ہم سسپنس کے کس قدر خوفناک موڑ پر ہیں۔''

''کک... کیا کہا!'' فاروق چلا اٹھا۔

''اب کیا ہوا؟'' محمود بوکھلا کر بولا۔

''میرا مطلب ہے یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے... خوفناک موڑ۔''

''حد ہو گئی یعنی کہ...'' فرزانہ نے بُرا سا منہ بنایا۔

''ہو گئی ہو گی... اس کا کام ہی کیا ہے۔''

''بھئی اب چپ رہو... بے چارے ارمان خان بھائی کھڑے تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں... شاید وہ سوچ رہے ہیں کہ ان سے زیادہ عجیب چیزیں تو تم ہو...'' انسپکٹر جمشید نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

''نہیں جناب! میں ایسا ہرگز نہیں سوچ رہا۔''

''خیر... ایک بات تو طے ہے۔'' انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

''اور وہ کیا؟'' اس نے فوراً کہا۔

''آپ کم از کم کچھ سوچ ضرور رہے تھے۔''

maktabaquddusia.com